© rasailojaraid.com

چچا جان! ہم بہت اُداس ہیں

سید عطاء المحسن بخاری ابن سید محمد کفیل بخاری

ہمارے ایک ہی چچا جان تھے۔ بہت پیارے ہنستے مسکراتے چہرے والے۔ کبھی غصے نہیں ہوئے اور نہ کبھی ڈانٹا، ہمیشہ پیار کیا۔ اُنھوں نے ہم بہن بھائیوں کے نام رکھے ہوئے تھے۔ جب زیادہ پیار کرتے تو ہمیں اِن ناموں سے بُلاتے۔ میری بڑی بہن کو کہتے ’’بھُتنی اِدھر آؤ‘‘ چھوٹی بہن کو کہتے ’’بگّی بلا! بات سنو‘‘۔ مجھے کہتے ’’مولانا! تم کھیلتے بہت ہو پڑھا بھی کرو۔

اُن کے پاس بہت کتابیں تھیں۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر کتابیں پڑھتے یا کچھ لکھتے رہتے۔ وہ بہت بڑے عالم تھے۔ اُن سے ہم جو بات پوچھتے وہ اُس کا ہنستے ہوئے جواب دیتے۔ ہمیں کہانیوں کی کتابیں اور رسالے لا کر دیا کرتے اور کہتے کہ اِن کو پڑھا کرو۔ اُنھوں نے ہمیں کمپیوٹر بھی لے کر دیا۔ جب بھی سعودی عرب سے آتے ہمیں بہت خوشی ہوتی۔ صبح صبح کے وقت آیا کرتے۔ ہماری بہت خواہش ہوتی کہ بس یا ہوائی اڈے سے اُن کو لینے کے لیے جائیں۔ پھر ہم سب اکٹھے گاڑی میں بیٹھ کر اُنھیں لینے جاتے، گھر آتے تو سب بچے اُن کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرتے۔ ابّا جی، امّی، دادی امّاں سب بیٹھے ہوتے۔ چچا جان ہمیں وہاں کی باتیں سناتے۔ لطیفے اور واقعات بتاتے۔ سارے گھر والے اُن کی باتیں شوق سے سنتے۔ گھر میں بڑی رونق ہوتی۔ پھر چچا جان ہمیں کھلونے ٹافیاں اور چاکلیٹ وغیرہ دیتے۔ ہم سب بہت خوش ہوتے۔

چچا جان ہمیں بہت اچھے لگتے تھے۔ وہ ہمارا بہت خیال رکھتے تھے۔ ہر ایک سے پوچھتے کہ آپ آج کل کیا پڑھ رہے ہیں؟۔ مجھے کہتے جلدی جلدی حفظ کرلو تمھیں ابھی بہت ساری کتابیں پڑھنی ہیں۔ وہ ہمیں بزرگوں کے، صحابہؓ کے اور انبیا کے واقعات سناتے۔ وہ سعودی عرب سے فون کرتے تھے تو سب بچوں کی خواہش ہوتی کہ اُن سے بات کریں۔ اور ہم اُن سے بات کرتے اپنی باری لینے کے لیے ہماری آپس میں لڑائی بھی ہو جاتی۔ ہم پورا سال چچا جان کے آنے کا انتظار کرتے۔ جس دِن چچا جان کی شہادت ہوئی اُس دن سے آج تک ہم اُنھیں بہت یاد کرتے ہیں۔ ہمارے دونوں بھائی عطاء المکرِم اور عطاء المنعم اپنے بابا کو بہت یاد کرتے ہیں اور اُن کی باتیں سناتے ہیں۔

سب کہتے ہیں کہ اب وہ کبھی نہیں آئیں گے۔ مجھے یہ بات پوری طرح سمجھ نہیں آ رہی۔ چچا جان آپ واپس کیوں نہیں آئیں گے؟ اب آپ واپس آ جائیں۔ آپ کے بغیر ہم سب بہت اُداس ہیں۔ آپ نہ آئے تو ہمیں کتابیں اور رسالے کون دے گا۔ آپ کی اتنی ساری کتابیں رکھی ہوئی ہیں اُن کو اب کون پڑھے گا۔ ہمیں کھلونے اور ٹافیاں کون دے گا۔ ہمیں اتنے اچھے لطیفے اور واقعات کون سنائے گا۔ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کون کرے گا۔ چچا جان آپ ہمارے ایک ہی چچا تھے۔ عطاء المکرِم اور عطاء المنعم میرے ابّی کو تایا ابّو کہتے ہیں، اُن سے باتیں کرتے ہیں۔ اُن کو بابا جان نظر نہیں آتے اور مجھے چچا جان نہیں ملتے۔ آپ کے بغیر ہم سب اُداس ہیں۔ آپ جب بھی کہیں جاتے تھے تو آ کر وہاں کی باتیں بتاتے تھے، اب بھی بتائیں نا کہ آپ کا نیا گھر کیسا ہے؟ ابّی کہتے ہیں کہ آپ جنت المعلیٰ میں رہتے ہیں۔ یہ جنت کیسی ہے؟ آپ وہاں خوش ہیں؟ آپ کی صحت کیسی ہے؟ کیا ہم بھی آپ کو یاد آتے ہیں؟ وہاں آپ کن لوگوں کے ساتھ رہتے اور کن سے باتیں کرتے ہیں؟۔ اتنا تو بتا دیں...... چاہے خواب میں ہی آ کر بتا دیں، ہم خوش ہو جائیں گے۔

© rasailojaraid.com